روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD
ٹیلیفون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 3 ستمبر 2007ء 20 شعبان 1428 ہجری 3 تبوک 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 200

زیادتی نہ کرو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب عاجزی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

(سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب البغى حديث نمبر:4204)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں میں نے بہت خرچ کیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعلِ اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔ ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں (۔) یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو......... مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں۔ اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی .... (النحل: 91) یعنی اول نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلا دے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے دے کہ تو اپنے بچہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہوگی تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہوگی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے۔ کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص216)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

واقفین نو کے والدین سے گزارشات

(از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

☆ واقفین نو میں خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں نماز سے محبت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں خلافت سے محبت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں قرآنی تعلیمات سے محبت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں دین کی غیرت اور محبت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں نظام جماعت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی عادت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں غصہ کو ضبط کرنے کی عادت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں ہر بات کا جواب سوچ سمجھ کر دینے کی عادت پیدا کریں۔
☆ واقفین نو میں نظام جماعت اور جماعتی عہدیداران کا احترام پیدا کریں۔

(مرسلہ: وکالت وقف نو ربوہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 9 ستمبر 2007ء کو آؤٹ ڈور گراؤنڈ فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب وخواتین استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں علاج کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

☆ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ میں امراض قلب کے علاج کے لئے جدید ترین سہولتوں سے آراستہ "طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ" قائم ہو چکا ہے۔ عنقریب اس کا آغاز ہو رہا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں تمام مریضان کا طبی ریکارڈ محفوظ رکھا جائے گا۔ اس سلسلہ میں پہلا مرحلہ ادارے میں آنے والے مریض کی رجسٹریشن ہے جو نیچے دیئے گئے فارم کو پُر کرنے کے بعد ہوگی۔ رجسٹریشن کے بعد مریض کو ایک کارڈ جاری کیا جائے گا جو ہر Visit پر ساتھ لے کر آنا ضروری ہوگا۔ ایسے احباب جو "طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ" سے علاج کروانا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی رجسٹریشن کروالیں۔

انتظامیہ
طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ
فون نمبر: 047-6216010-12

PT. ID.								

For office use only

TAHIR HEART INSTITUTE

PATIENT REGISTRATION FORM

PATIENT'S FULL NAME:	**S/O, D/O, W/O:**		**AGE/DATE OF BIRTH:**
SEX: [ ] MALE [ ] FEMALE	**MARITAL STATUS:** [ ] SINGLE [ ] MARRIED	**PHONE NO.**	**MOBILE/CELL NO.**
OCCUPATION:	**C.N.I.C. NO. / PASSPORT NO.**	**E-MAIL ADDRESS:**	
ADDRESS:		**CITY:**	**COUNTRY:**

Who told you about Tahir Heart Institute? [ ] Self [ ] Relative [ ] Friend [ ] Other source (please explain) ____________

Your Diagnosis/Complaint(s): ____

Duration of Symptom(s): ________________ days/weeks/months **You are seeking:** [ ] Second opinion [ ] Treatment

MEDICAL DATA (Please give details if yes to any of the following):

Are you having high Blood Pressure/Hypertension? [ ] No [ ] Yes ____________
Are you Diabetic? [ ] No [ ] Yes ____________
Have you ever suffered from a Heart disease e.g. Angina/Heart attack? [ ] No [ ] Yes ____________
Are you suffering from T.B./Have you ever had it? [ ] No [ ] Yes ____________
Are you Asthmatic/Do you have difficulty breathing? [ ] No [ ] Yes ____________
Any disease involving kidneys? [ ] No [ ] Yes ____________
Have you ever had Jaundice/Hepatitis? [ ] No [ ] Yes ____________
Have you ever had a Stroke/paralysis? [ ] No [ ] Yes ____________
Do you smoke/have you been smoking in the past? Number of Cigarettes/day [ ] No [ ] Yes ____________
Is your Cholesterol level higher than normal? [ ] No [ ] Yes ____________
Are you overweight? [ ] No [ ] Yes ____________
Do you have a family history of high Blood pressure/Diabetes/Heart disease or Stroke? [ ] No [ ] Yes ____________
____
Have you had any surgeries in the past? [ ] No [ ] Yes ____________
Your Blood group (if known) [ ] No [ ] Yes ____________
Any history of Blood transfusions in the past? [ ] No [ ] Yes ____________
Any known Allergies to drugs/foods etc.? [ ] No [ ] Yes ____________
Any other relevant information you believe would be helpful? [ ] No [ ] Yes ____________
____

CONSENT FOR TREATMENT

I hereby willingly consent to treatment at Tahir Heart Institute. This consent covers any treatment regarding medications, anesthesia, surgical procedures, nursing and other care given in this facility.

____________________ DATE

____________________ SIGNATURE OF PATIENT/NEXT OF KIN

FAZLE-OMAR HOSPITAL CHENAB NAGR (RABWAH), JHANG
Telephones: 047-6216010-12 Extension Reception: 323, 324 OPD: 321, 322

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر

حقائق و معارف، اسرار عالیہ اور علوم حکمیہ

حکمت و معرفت اور دائمی صداقتوں کے جواہرات

براہین احمدیہ سے مختصر مگر روح پرور اقتباسات

(روحانی خزائن جلد اول)

(قسط دوم آخر)

بقا کا مرتبہ

بقا باللہ کا مرتبہ تب حاصل ہوتا ہے کہ جب خدا کی محبت ہی انسان کی غذا ہو جائے اور ایسی حالت ہو جائے کہ بغیر اس کی یاد کے جی ہی نہیں سکتا اور اس کے غیر کا دل میں سمانا موت کی طرح دکھاوے اور صریح مشہود ہو کہ وہ اس کے ساتھ جیتا ہے اور ایسا خدا کی طرف کھینچا جاوے جو دل اس کا ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق اور اس کے درد سے دردمند رہے۔ (صفحہ 587)

مورد انوار الٰہی دل

دل جو مورد انوار الٰہی ہے خوب صاف ہو گا اور اسماء اور صفات الٰہی کا اس میں انعکاس ہو کر ایک دوسرا کمال جو تدلّی ہے عارف کیلئے پیش آئے گا۔ (صفحہ 588,587)

تدلّی سے مراد

تدلّی سے مراد وہ ہبوط اور نزول ہے کہ جب انسان تخلق باخلاق اللہ حاصل کر کے اس ذات رحمان ورحیم کی طرح شفقتاً علیٰ العباد عالم خلق کی طرف رجوع کرے۔ (صفحہ 588)

کمالات تدلّی

چونکہ کمالات دنو کے کمالات تدلی سے لازم ملزوم ہیں پس تدلّی اسی قدر ہوگی جس قدر دنو ہے۔ (صفحہ 588)

دنو کی کمالیت

دنو کی کمالیت اس میں ہے کہ اسماء اور صفات الٰہی کے عکوس کا سالک کے قلب میں ظہور ہو اور محبوب حقیقی بے شائبہ ظلیت اور بے توہم حالیت ومحلیت اپنے تمام صفات کاملہ کے ساتھ اس میں ظہور فرمائے۔ (صفحہ 588)

دنو اور تدلّی کی حقیقت

تدلّی کی حقیقت کو تخلق باخلاق اللہ لازم ہوا اور کمالیت فی التخلق اس بات کو چاہتی ہے کہ شفقت علی العباد اور ان کیلئے بمقام نصیحت کھڑے ہونا اور ان کی بھلائی کیلئے بدل وجان مصروف ہو جانا اس حد تک پہنچ جائے جس پر زیادہ متصور نہیں۔ (صفحہ 588)

واصل تام کو مجمع الاضداد ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہو اور پھر کامل طور پر رو بخلق بھی...... وہ ان دونوں قوسوں الوہیت اور انسانیت میں ایک وتر کی طرح واقعہ ہے جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے۔ (صفحہ 589,588)

وصول کامل کیلئے دنو اور تدلّی دونوں لازم ہیں۔ (صفحہ 589)

دنو اس قرب تام کا نام ہے کہ جب کامل تزکیہ کے ذریعہ سے انسان کامل سیر الی اللہ سے سیر فی اللہ کے ساتھ متحقق ہو جائے اور اپنی ہستی ناچیز سے بالکل ناپدید ہو کر اور غرق دریائے بیچون وبیچگون ہو کر ایک جدید ہستی پیدا کرے جس میں...... صبغۃ اللہ کے پاک رنگ سے کامل رنگینی میسر ہے۔ (صفحہ 589)

تدلّی انسان کی اس حالت کا نام ہے کہ جب وہ تخلق باخلاق اللہ کے بعد ربانی شفقتوں اور رحمتوں سے رنگین ہو کر خدا کے بندوں کی طرف اصلاح اور فائدہ رسانی کیلئے رجوع کرے۔ (صفحہ 589)

اتصال محکم

انسانی کامل بوجہ دنو اور تدلّی کی دونوں طرف سے اتصال محکم کر کے یوں مثالی طور پر صورت پیدا کر لیتا ہے جیسے ایک وتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے پہلے اس کو دنو اور قرب الٰہی کی خلعت خاص عطا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (صفحہ 589)

مالک حقیقی کی شفقت علی العباد

مالک حقیقی اپنی غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اس قدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے۔ (صفحہ 590)

ہدایت۔ امر منجانب اللہ

ہدایت ایک امر منجانب اللہ ہے اسی کو ہوتی ہے جس کو عنایت ازلی سے توفیق حاصل ہو دوسرے کو نہیں ہوتی۔ (صفحہ 197)

حقانی صداقتوں کی ترقی

حقانی صداقتوں کی ترقی ہمیشہ انہیں لوگوں کے ذریعہ سے ہوتی رہی ہے کہ جو الہام کے پابند ہوئے ہیں اور وحدانیت الٰہی کے اسرار دنیا میں پھیلانے والے وہی برگزیدہ لوگ ہیں کہ جو خدا کی کلام پر ایمان لائے۔ (صفحہ: 297)

نور قلب اور نور عقل

جب تک نور قلب ونور عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نور وحی ہرگز نہیں پاتا۔ (صفحہ 198)

حصول یقین ومعرفت کاملہ

حصول یقین کامل ومعرفت کامل مجرد عقل کے ذریعہ سے ہرگز ممکن نہیں۔ (صفحہ 198)

اعلیٰ درجے کا یقین

اعلیٰ درجے کا یقین اور کامل عرفان صرف ایسے الہام کے ذریعہ سے ملتا ہے جو اپنی ذات وکمالات میں بے مثل ومانند ہو اور بوجہ بےنظیری منجانب اللہ ہونا اس کا بین الثبوت ہو۔ (صفحہ 198)

نیک ظنی فطرتی قوت

نیک ظنی انسان میں ایک فطرتی قوت ہے اور جب تک کوئی وجہ بدگمانی کی پیدا نہ ہو۔ تب تک اس قوت کو استعمال میں لانا انسان کا ایک طبعی خاصہ ہے۔ (صفحہ: 96)

بدظنی۔ شعبہ دیوانگی کا ہے

بغیر معقول وجوہ رکھنے کے بدظنی کرنا ایک شعبہ دیوانگی کا ہے کہ جس سے عاقل آدمی ضرور ہے کہ پرہیز کرے۔ (صفحہ: 98)

قوت نیک ظنی

خدا نے قوت نیک ظنی کی جو انسان کی فطرت میں ڈال دی تو اس میں یہ حکمت ہے جو بنی آدم میں راست گوئی اور راست روشی بھی ایک فطرتی قوت ہے...... اگر نیک ظنی کی قوت انسان کو عطا نہ کی جاتی تو وہ تمام فوائد جو راست گوئی اور راست روشی کی قوت کے ذریعہ سے ایک دوسرے کو پہنچتے ہیں اور جن پر تمام مہمات تمدن اور معاشرت اور تدابیر منزلی اور ملکی موقوف ہیں ضائع ہو جاتے۔ (صفحہ 98)

عجائب وغرائب کا انکشاف

جو کچھ عجائب وغرائب اہل حق پر منکشف ہوتے ہیں اور جو کچھ برکات ان میں پائے جاتے ہیں وہ کسی طالب پر تب کھولے جاتے ہیں کہ جب وہ طالب کمال صدق اور اخلاص سے بہ نیت ہدایت پانے کے رجوع کرتا ہے۔ (صفحہ 551)

سائل کے صدق ونیت کا فتور

جس جگہ سائل کے صدق اور نیت میں کچھ فتور ہوتا ہے اور سینہ خلوص سے خالی ہوتا ہے تو پھر ایسے سائل کو کوئی نشان دکھلایا نہیں جاتا۔ (صفحہ :551)

سعادت عظمیٰ

سعادت عظمیٰ وہ فوز عظیم کی حالت ہے کہ جب نور اور سرور اور لذت اور راحت انسان کے تمام ظاہر وباطن اور تن اور جان پر محیط ہو جائے اور کوئی عضو اور قوت اس سے باہر نہ رہے۔ (صفحہ 460)

شقاوت عظمیٰ

شقاوت عظمیٰ وہ عذاب الیم ہے کہ جو بباعث نافرمانی اور ناپاکی اور بُعد اور دوری کے دلوں سے مشتعل ہو کر بدنوں پر مستولی ہو جائے اور تمام وجود فی النار و السقر معلوم ہو۔ (صفحہ 460)

کتب آسمانی

کتب آسمانی کے نزول کا اصلی موجب ضرورت حقہ ہے یعنی وہ ظلمت اور تاریکی کہ جو دنیا پر طاری ہو کر ایک آسمانی نور کو چاہتی ہے کہ تا وہ نور نازل ہو کر اس تاریکی کو دور کردے۔ (صفحہ 418)

لیلۃ القدر

قرآنی ارشادات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ظلمانی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا ہی حکم رکھتی ہے اور اس ظلمانی حالت کے دنوں میں صدق اور صبر اور زہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑا قدر رکھتا ہے۔ (صفحہ 418)

ظلمانی حالت

ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفت رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں

زمین کی طرف متوجہ ہوئیں۔ (صفحہ 418)

محدثیت کا منصب

امت محمدیہ میں محدثیت کا منصب اس قدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بے خبر کا کام ہے اس امت میں آج تک ہزار ہا اولیاء اللہ صاحب کمال گزرے ہیں جن کی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکی ہیں۔ (صفحہ 653)

محدث کا الہام

محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے جس میں دخل شیطان کا قائم نہیں رہ سکتا۔ (صفحہ 655)

اہل اللہ کی نظر

خداوند تعالیٰ نے اہل اللہ کو ایسی فطرت بخشی ہے کہ ان کی نظر اور صحبت اور توجہ اور دعا اکسیر کا حکم رکھتی ہے بشرطیکہ شخص مستفیض میں قابلیت موجود ہو۔ (صفحہ 352)

اہل اللہ کا وجود

اہل اللہ کا وجود خلق اللہ کیلئے ایک رحمت ہوتا ہے اور جس طرح اس جائے اسباب میں قانون قدرت حضرت احدیت کا یہی ہے کہ جو شخص پانی پیتا ہے وہی پیاس کی درد سے نجات پاتا ہے اور جو شخص روٹی کھاتا ہے وہی بھوک کے دکھ سے خلاصی حاصل کرتا ہے اسی طرح عادت الٰہیہ جاری ہے کہ امراض روحانی دور کرنے کیلئے انبیاء اور ان کے کامل تابعین کو ذریعہ اور وسیلہ ٹھہرا رکھا ہے۔ (صفحہ 355)

مقربین کی توجہ اور دعا

خداوند کریم نے نفوس طیبہ ان مقربین میں بھی روز ازل سے یہ خاص اثر ڈال رکھی ہے کہ ان کی توجہ اور دعا اور صحبت اور عقد ہمت بشرط قابلیت امراض روحانی کی دوا ہے اور ان کے نفوس حضرت احدیت سے بذریعہ مکالمات ومخاطبات ومکاشفات انواع اقسام کے فیض پاتے رہتے ہیں۔ (صفحہ 354-355)

انبیاء۔ نور مجسم

انبیاء منجملہ سلسلہ متفاوتہ فطرت انسانی کے وہ افراد عالیہ ہیں جن کو اس کثرت اور کمال سے نور باطنی عطا ہوا ہے کہ گویا وہ نور مجسم ہوگئے ہیں۔ (صفحہ 196)

کامل الہام

کامل النور الہام ...... ممکن نہیں کہ شریعت حقہ محمدیہ سے مخالف ہو۔ (صفحہ 260)

اہل اللہ کے کشوف والہامات

اہل اللہ کے کشوف والہامات ...... تائیدات الٰہیہ کے باغ کی خوشبوئیں ہیں جو دور سے ہی اس باغ کا وجود بتلاتے ہیں اور عظمت اور شان ان کشوف اور الہامات کے اس شخص پر کما حقہ کھلتی ہے جس کی نظر تائیدات الٰہیہ کی تلاش میں ہو۔ (صفحہ 553)

برکات الٰہیہ

ادب اور صدق اور صبر برکات الٰہیہ کے ظہور کیلئے شرط اعظم ہے۔ (صفحہ 552)

صدق و اخلاص

معجزات اور خوارق کے ظہور کیلئے طالب کا صدق اور اخلاص شرط ہے اور صدق اور اخلاص کے یہی آثار وعلامات ہیں کہ کینہ اور مکابرہ درمیان نہ ہو اور صبر اور ثبات اور غربت اور تذلل سے بہ نیت ہدایت پانے کے کوئی نشان طلب کیا جائے۔ (صفحہ 552)

تائیدات الٰہیہ

مدار مقرب اللہ ہونے کا تائیدات الٰہیہ ہیں اور پیشگوئیاں روشن ثبوت سے ان تائیدات کا واقعی طور پر پایا جانا ہر یک خاص اور عام کو دکھلاتے ہیں۔ پس تائیدات اصل ہیں اور پیشگوئیاں ان کی فرع اور تائیدات قرص آفتاب کی طرح ہیں اور پیشگوئیاں اس آفتاب کی شعاعیں اور کرنیں ہیں۔ (صفحہ 553)

کامیابی کا تعاون پر موقوف ہونا

انسان کی کمزوریاں جو ہمیشہ اس کی فطرت کے ساتھ لگی ہوئی ہیں ہمیشہ اس کو تمدن اور تعاون کا محتاج رکھتی ہیں اور یہ حاجت تمدن اور تعاون کی ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ جس میں کسی عاقل کو کلام نہیں ...... تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ (صفحہ 59)

اعانت

جس قدر جلیل القدر کام ہیں اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہے وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے۔ (صفحہ 59)

تعاون کا طلب کرنا

انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری من انصاری الی اللہ کہنا پڑا۔ (صفحہ 59-60)

خدا نے بھی اپنے قانون تشریعی میں یہ تصدیق اپنے قانون قدرت تعاونوا علی البر والتقویٰ کا حکم فرمایا۔ (صفحہ 60)

عفو

مدبر حقیقی نے انتظام عالم اسی میں رکھا ہے جو کبھی نرمی اور کبھی درشتی کی جائے ...... اگر صرف نرمی ہی ہو یا صرف درشتی ہی ہو تو پھر نظام عالم کی کل ہی بگڑ تی جاتی ہے پس اس سے ثابت ہے کہ ہمیشہ اور ہر محل میں عفو کرنا حقیقی نیکی نہیں ہے۔ (صفحہ 416)

یقین کامل پر موقوف ہونا

نجات کی امید یقین کامل پر اس لئے موقوف ہے کہ مدار نجات کا اس بات پر ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اس کے عیش وعشرت اور اس کے مال ومتاع اور اس کے تمام تعلقات پر یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ پاوے۔ (صفحہ: 153)

متابعت رسولؐ

خدا کے کلام پر غور صحیح کرنے سے اور صد ہا تجارب مشہودہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ افراد خاصہ امت محمدیہ کو جب وہ متابعت اپنے رسول مقبول میں فنا ہو جائیں اور ظاہراً اور باطناً اس کی پیروی اختیار کریں بہ تبعیت اسی رسول کے اس کی برکتوں میں سے عنایت کرتا ہے ...... جب کسی دل پر نبوی برکتوں کا پرتوہ پڑے گا تو ضرور ہے کہ اس کو اپنے متبوع کی طرح علم یقینی قطعی حاصل ہو۔ کیونکہ جس چشمہ کا اس کو وارث کا بنایا گیا ہے وہ شکوک اور شبہات کی کدورت سے بکلی پاک ہے اور منصب وارث الرسول ہونے کا بھی اسی بات کو چاہتا ہے ...... یہی لوگ ہیں جن کا نام احادیث میں امثل اور قرآن شریف میں صدیق آیا ہے۔ (صفحہ 256-258)

دعا ایک مجاہدہ ہے

دعا ایک مجاہدہ اور کوشش ہے اور کوششوں پر جو ثمرہ مترتب ہوتا ہے وہ صفت رحیمیت کا اثر ہے۔ (صفحہ 579)

دعا کے دو محرک

خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کیلئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ (صفحہ 571)

دعا کیلئے دو چیزوں کا تصور

دو چیزوں کا تصور دعا کیلئے ضروری ہے یعنی اول اس بات کا تصور کہ خدائے تعالیٰ ہر یک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اس کی یہ صفات کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں دوسرے اس بات کا تصور کہ انسان بغیر توفیق اور تائید الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ دونوں تصور ایسے ہیں کہ جب دعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکایک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک متکبر ان سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ (صفحہ 572-573)

بے خودی کے عالم میں

خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش پیدا کرنے کیلئے وہ اسباب حقہ انسان کو عطا فرمائے کہ جو اس قدر دلی جوش پیدا کرتے ہیں کہ دعا کرنے والے کو خودی کے عالم سے بے خودی اور نیستی کے عالم میں پہنچا دیتے ہیں۔ (صفحہ 574)

رسول مقبولؐ کی برکتیں

بعض افراد امت محمدیہ کہ جو کامل عاجزی اور تذلل سے آنحضرت ﷺ کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور ایک مصفا شیشے کی طرح پا کر اپنے رسول مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریم ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ متبع سنن آں سرور کائنات کا اپنے غایت اتباع کے جہت سے اس شخص نورانی کیلئے کہ جو وجود باجود حضرت نبوی ہے۔ مثل ظل کے ٹھہر جاتا ہے اس لئے جو کچھ اس شخص مقدس میں انوار الٰہیہ پیدا اور ہویدا ہیں۔ اس کے اس ظل میں بھی نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں ...... اس انعکاس انوار سے کہ جو بطریق افاضہ دائمی نفوس صافیہ امت محمدیہ پر ہوتا ہے۔ دو بزرگ امر پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سے آنحضرت ﷺ کی بدرجہ غایت کمالیت ظاہر ہوتی ہے ...... دوسرے اس امت کی کمالیت اور دوسری امتوں پر اس کی فضیلت اس افاضہ دائمی سے ثابت ہوتی ہے۔ (صفحہ 268)

فرقان مجید کے کامل تابعین

عصمت بھی فرقان مجید کے کامل تابعین کو بطور خارق عادت عطا ہوتی ہے ...... وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہیہ جلد تر ان کا تدارک کر لیتی ہے ...... عصمت کا مقام نہایت نازک اور نفس امارہ کے مقتضیات سے نہایت دور پڑا ہوا ہے۔ جس کا حاصل ہونا بجز توجہ خاص الٰہی کے ممکن نہیں۔ (صفحہ 536)

حقیقی فصاحت و بلاغت

خدا کا فصیح کلام معارف حقہ کو کمال ایجاز سے، کمال ترتیب سے، کمال صفائی اور خوش بیانی سے لکھتا ہے اور وہ طریق اختیار کرتا ہے جس سے دلوں پر اعلیٰ درجہ کا اثر پڑے اور تھوڑی عبارت میں وہ علوم الٰہیہ سما جائیں ...... یہی حقیقی فصاحت بلاغت ہے جو تکمیل نفس انسانی کیلئے ممد ومعاون ہے۔ (صفحہ 464)

مکرم فخرالحق شمس صاحب

کمپیوٹر۔ 20 ویں صدی کی ایک اہم ایجاد

کمپیوٹر دنیا میں کئی اقسام کے پائے جاتے ہیں اور ہر جگہ استعمال ہورہے ہیں۔ ان میں سے بعض بہت سستے یعنی چند ہزار روپے کے اور بعض کی قیمت کئی لاکھ روپے تک ہوتی ہے۔ کمپیوٹر دراصل ایسی الیکٹرونک مشین ہے جو ان معلومات کو جو اسے دی جاتی ہیں محفوظ کرلیتی ہے اور ان معلومات کو ہماری دی ہوئی ہدایات کے مطابق عمل کرکے پیش کردیتی ہے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ کمپیوٹر صرف دی ہوئی معلومات ہی کو پیش نہیں کرتا بلکہ ہماری دی ہوئی ہدایات کے مطابق ان معلومات کو یکجا کرتا ہے۔ ان کو ترتیب دیتا ہے اور محفوظ بھی رکھتا ہے۔ اس کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ان تمام کاموں کو بہت تیزی سے اور کم وقت میں کرلیتا ہے۔ اس کی یادداشت اور کام کرنے کا میدان بہت وسیع ہوتا ہے۔ ایک کمپیوٹر ہزاروں ہدایات پر عمل کرسکتا ہے اور لاکھوں معلومات کو محفوظ بھی کرسکتا ہے۔

کمپیوٹر کی تاریخ

شاید آپ نے گنتارا (ABACUS) کا نام سنا ہو۔ یہ ایک فریم ہوتا ہے جس میں تاروں پر چلنے والے گولے بچوں کو گنتی سکھانے کے کام آتے ہیں۔ یہ صرف تعلیمی کھلونا نہیں ہے۔ اس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ ہزار سال پہلے یونان اور مصر میں یہ گنتارے (ABACUS) حساب کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ چین اور جاپان میں انہیں مزید ترقی دی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے اپنے حساب کتاب کو آسان بنانے کے لئے شروع ہی سے سوچنا شروع کردیا تھا اور گنتارا ابتدائی زمانے کے انسان کا کیلکولیٹر یا ایک بہت سادہ سا کمپیوٹر ہی تھا۔ اس سے آغاز میں صرف جمع اور تفریق کے سادہ سوالات حل کرنے کا کام لیا جاتا تھا۔ جب انسان نے مشین اور آلات بنانے سیکھ لئے تو ہاتھ سے چلنے والی ایسی مشین بھی بنالی جو جمع تفریق کے ساتھ ضرب اور تقسیم کے سوالات حل کرنے میں مدد دے سکتی تھی۔ اس کے بعد 17 ویں صدی کے وسط سے لے کر 20 ویں صدی کے آغاز تک کمپیوٹر کی تاریخ میں بہت سی مشینیں بنائی گئیں۔ یہ سب کمپیوٹر کی ابتدائی شکلیں تھیں۔ 1940ء کے لگ بھگ پہلا الیکٹرونک کمپیوٹر بنانے کا کام شروع ہوا اور ہوتے ہوتے 1946ء میں امریکہ کی پنسلوانیا یونیورسٹی میں پہلا کمپیوٹر جس کا نام ’’الیکٹرونک نیومیریکل انٹی گریٹر اینڈ کیلکولیٹر تھا بنایا گیا۔ لیکن یہ کمپیوٹر محدود صلاحیت کا تھا۔

پہلے باقاعدہ کمپیوٹر تیار کرنے کا کام بڑی تیزی سے یعنی کل دو سال میں اس لئے مکمل ہوگیا کہ دوسری عالمی جنگ میں فوج کے استعمال کے لئے اس کی ضرورت تھی۔ اگرچہ اس کمپیوٹر میں معلومات کو محفوظ رکھنے کا انتظام نہیں تھا لیکن اس طرح ایک جنگی ضرورت کی تکمیل کے لئے تیار کئے جانے والے کمپیوٹر نے سائنسدانوں اور انجینئروں کے لئے راہیں کھول دیں۔ ان ہی راہوں پر چل کر 1948ء میں مانچسٹر یونیورسٹی میں ایک زیادہ مکمل کمپیوٹر تیار کرلیا گیا۔ اسے ’’مانچسٹر یونیورسٹی مارک ون‘‘ کا نام دیا گیا۔ یہ کمپیوٹر معلومات اور دی گئی ہدایات کو محفوظ بھی رکھ سکتا تھا۔ اسی طرح کے کچھ بہتر کمپیوٹرز 1950ء تک بنائے گئے لیکن یہ سائز میں بہت بڑے تھے اور ان میں کئی پرزے ایسے ہوتے تھے جو بجلی سے کام کرتے اور انہیں چلانے اور استعمال کرنے کے لئے بجلی کی بڑی طاقت اور کاریگروں کی ضرورت ہوتی تھی۔ یوں سمجھیں کہ ہر کمپیوٹر ایک کارخانہ تھا۔

ٹرانسسٹر کی ایجاد نے کمپیوٹر کی ترقی میں بہت تیزی پیدا کردی اور ٹرانسسٹر کی مدد سے پہلا کمپیوٹر 1953ء میں بن کر تیار ہوگیا مگر اب بھی زیادہ سے زیادہ چھوٹے کارآمد اور سستے پرزوں کی تلاش کا کام جاری رہا۔

اس کوشش میں ایک اور امریکی انجینئر جیک کلبے 1958ء میں کامیاب ہوا۔ اس نے سیلیکون نامی دھات کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر کئی ٹرانسسٹرز تیار کرلئے۔ ایسے چند سیلیکون کے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑ کر بہت چھوٹے لیکن کہیں زیادہ طاقتور اور مفید برقیاتی آلات بنائے جانے لگے۔ ان کو سیلیکون چپ (Silicon Chip) یا صرف چپ کہا جانے لگا۔ اس تحقیق نے کمپیوٹر سازی کے لئے بھی نئی راہیں کھول دیں اور 1971ء میں یہ ممکن ہوگیا کہ ایک کمپیوٹر میں استعمال ہونے والے تمام پرزوں کو صرف ایک چپ میں رکھ دیا گیا۔ اس چپ کو مائیکرو پروسیسر کہا جاتا ہے۔ اس نئی ایجاد نے کمپیوٹر کو بے حد ترقی دی اور اس کے بعد اس کا نہ صرف سائز چھوٹا ہوگیا بلکہ اس کے کام کرنے کی صلاحیت بھی ہزاروں گنا بڑھ گئی۔

کمپیوٹر کی اقسام

1۔ مین فریم (Main Frame)

2۔ منی کمپیوٹر (Mini Computer)

3۔ مائیکرو کمپیوٹر (Micro Computer)

ان سارے مرحلوں سے گزرنے کے بعد اب ہمارے پاس مندرجہ بالا تین اقسام کے کمپیوٹر موجود ہیں۔ ان میں پہلی قسم کا کمپیوٹر یعنی مین فریم سب سے بڑا اور سب سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اس کمپیوٹر کے مختلف الگ الگ حصے یا یونٹ ہوتے ہیں۔ ایک حصے میں معلومات حاصل کرنے کا کام ہوتا ہے جبکہ دوسرے حصے میں یا تو ان حاصل کی ہوئی معلومات کو دیکھا جاسکتا ہے یا پھر یہ معلومات محفوظ رہتی ہیں۔ مین فریم کمپیوٹر بہت بڑی تعداد میں معلومات وصول کرسکتا ہے۔ اس قسم کے طاقتور کمپیوٹر بہت بڑے اداروں اور کارخانوں وغیرہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ دوسری قسم کا کمپیوٹر یعنی منی کمپیوٹر اتنا بڑا اور طاقتور نہیں ہوتا۔ یہ کمپیوٹر کسی مخصوص کام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً بینک میں حصہ داروں کا حساب رکھنے یا کتب خانوں میں کتابوں کے بارے میں تفصیلات مہیا کرنے کے لئے۔ تیسری قسم کا کمپیوٹر جو مائیکرو کمپیوٹر کہلاتا ہے عموماً دفتروں، دکانوں، سکولوں، کالجوں یا گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔

کمپیوٹر کے حصے

کمپیوٹر کے چار حصے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو key Board کہتے ہیں۔ اس کے ذریعہ کمپیوٹر میں مختلف قسم کا مواد (Data) داخل کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر کے دوسرے حصے کو سکرین یا Monitor کہتے ہیں۔ اس سکرین پر کیا ہوا کام نظر آتا ہے۔ تیسرے حصے کو CPU یعنی Central Processing Unit کہتے ہیں۔ جب آپ کمپیوٹر میں کوئی کام کرتے ہیں تو پہلے CPU میں وہ کام ترتیب پاتا ہے اور پھر سکرین پر دیکھا جاسکتا ہے۔ چوتھے حصے کو ماؤس (Mouse) کہتے ہیں۔ دراصل کمپیوٹر ایک بے جان بجلی سے چلنے والی ایسی مشین ہے جو سو فیصد انسان کے بنائے ہوئے پروگراموں کے تحت کام کرتی ہے۔ اپنے پاس سے کچھ بھی کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اس کا کام صرف دیئے گئے مواد کو Process کرکے نتائج دینا ہوتا ہے۔ لیکن کمپیوٹر کی رفتار انسان کے سوچنے اور کام کرنے سے بہت تیز ہوتی ہے۔ ایک تو کمپیوٹر ہر کام کو انسان کے مقابلہ میں نہایت تیزی سے کرتا ہے اور دوسرا بالکل صحیح نتائج بیان کرتا ہے۔ اس کی یہ بھی خوبی ہے کہ وہ ہر قسم کے مواد کو اپنے اندر محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کمپیوٹر جو بھی کام کرے گا وہ کسی بھی قسم کا ہو اس کے کرنے کے لئے اس کمپیوٹر کے اندر ایک پروگرام ضرور ہوگا جس کے تحت کمپیوٹر ان ہدایات پر عمل کررہا ہوگا۔

کمپیوٹر کی یادداشت

کمپیوٹر کے اس حصے کا کام یہ ہے کہ وہ دی ہوئی ہدایات، معلومات اور پھر ان سے حاصل ہونے والے نتائج کو محفوظ رکھے۔ کسی پروگرام سے متعلق تمام ہدایات اور طریق کار کمپیوٹر کو بس ایک بار بتا دینا ہوتا ہے پھر وہ ان کے مطابق کام انجام دیتا رہتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسے ان ہدایات کو محفوظ رکھنے کے لئے یادداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح کمپیوٹر کو جو معلومات دی جاتی ہیں۔ وہ بھی اس کی یادداشت میں محفوظ رہتا ہے۔

کمپیوٹر کی یادداشت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک اس کی داخلی (Internal) یادداشت اور دوسری کو خارجی یادداشت کہتے ہیں۔ آجکل جو کمپیوٹر بنائے جارہے ہیں۔ ان میں داخلی یادداشت سیلیکون سے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے پرزوں یعنی چپس میں ہوتی ہے۔ معلومات کے اس حصے کا تعلق اس کام سے ہوتا ہے جسے کمپیوٹر سے کسی خاص وقت پر آپ لے رہے ہوں۔ یہ معلومات کمپیوٹر کے مرکزی حصے یعنی CPU کو آپ کی دی ہوئی ہدایات پر کام کرتے ہی درکار ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ معلومات کمپیوٹر میں پہلے سے موجود ہونی ضروری ہیں۔ کمپیوٹر کا مرکزی حصہ انتہائی تیزی کے ساتھ اپنا کام انجام دیتا ہے اس لئے کمپیوٹر کی یادداشت کو بھی اسی تیزی سے کام کرنا ہوتا ہے۔ پھر کمپیوٹر جتنا زیادہ طاقتور ہوتا ہے اس لحاظ سے اس کی یادداشت بھی بڑی ہوتی ہے۔

جن پرزوں یعنی سیلیکون چپس کا ذکر کیا گیا ہے یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ان کی پہلی قسم Read Only Memory یا ROM کہلاتی ہے۔ ان میں مائیکرو پروسیسر کے لئے درکار مستقل اور تبدیل نہ ہوسکنے والی ہدایات کا ایک سلسلہ (Set) محفوظ ہوتا ہے جو کمپیوٹر کو یہ بتاتا ہے کہ اسے کیا کرنے کو کہا گیا ہے۔ اس حصے میں جو معلومات اور ہدایات محفوظ ہوتی ہیں۔ کمپیوٹر کی یادداشت انہیں کبھی نہیں بھولتی، ان کو مٹانا ممکن ہوتا ہے اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ دوسری قسم کی چپ RAM کہلاتی ہے اس میں محفوظ یادداشت عارضی نوعیت کی ہوتی ہے۔ جس کی ضرورت صرف اس کام کی تکمیل کے لئے ہوتی ہے جو آپ اس وقت کمپیوٹر سے لینا چاہتے ہیں۔ اس میں آپ جو معلومات ایک بار داخل کرتے ہیں، انہیں تبدیل کرسکتے ہیں یا مٹا سکتے ہیں۔ اس دوران اگر کمپیوٹر بند کردیا جائے تو اس عارضی یادداشت میں جو کچھ ہوتا ہے خودبخود مٹ جاتا ہے۔

پہلی قسم کی یادداشت کے بارے میں آپ کو بتایا گیا ہے کہ اس میں معلومات اور ہدایات کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب کمپیوٹر ان سے کام لیتا ہے تو وہ ان تمام ہدایات کا ایک ایک کرکے جائزہ لیتا ہے۔ اس دوسرے حصے میں کمپیوٹر ٹھیک اس جگہ براہ راست پہنچ جاتا ہے جہاں آپ اسے لے جانا چاہتے ہیں۔ ان دونوں حصوں کے کام کا فرق آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مثلاً آپ کو کسی کتاب سے کوئی معلومات تلاش کرنا ہوتی ہیں تو آپ کتاب یا اس کے کسی حصے کو لفظ بہ لفظ پڑھتے ہیں لیکن جب آپ کو انسائیکلو پیڈیا میں کوئی معلومات تلاش کرنی ہوں تو آپ کو پورا انسائیکلو پیڈیا پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ آپ براہ راست اپنی مطلوبہ معلومات تک پہنچ سکتے ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا میں آپ معلومات تک اس لئے آسانی سے پہنچ جاتے ہیں کہ اس میں ہر قسم کی معلومات کی جگہ مقرر ہوتی ہے۔ کمپیوٹر کی یادداشت کے اس دوسرے حصے میں جو ہدایات ہوتی ہیں ان میں سے ہر ایک کا مخصوص نمبر ہوتا ہے جس کی مدد سے کمپیوٹر اس تک بآسانی پہنچ جاتا ہے۔

کمپیوٹر سے معلومات کا حصول

کمپیوٹر کو جو معلومات دی جاتی ہیں وہ پہلے اپنی

خاص زبان میں ان کا ترجمہ کرتا ہے اور اس کے بعد انہیں ایک ترتیب سے اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیتا ہے۔ جب آپ ان معلومات کو کمپیوٹر سے طلب کرتے ہیں تو وہ دوبارہ ان معلومات کو اس زبان میں منتقل کرتا ہے جسے آپ پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔

کمپیوٹر پر جو کام ہوتا ہے اسے عام طور پر اس کی سکرین (Monitor) پر دیکھ لیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس طرح حاصل ہونے والی معلومات اور نتائج کا مستقل ریکارڈ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے کمپیوٹر کے ساتھ ایک مشین ہوتی ہے جو پرنٹر کہلاتی ہے۔ معلومات کا جو ذخیرہ سکرین پر دیکھا جاتا ہے اسے پرنٹر کے ذریعے کاغذ پر منتقل کر کے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

اخبارات، رسالے اور کتابوں وغیرہ کی چھپائی کے لئے بھی اب کمپیوٹر کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ اس طرح کام بہت تیزی سے اور بہتر انداز میں ہو جاتا ہے۔ کمپیوٹر ایک ایک حرف کے بجائے پوری سطر چھاپ دیتا ہے اور ایک منٹ میں سینکڑوں سطریں چھپ جاتی ہیں۔

کمپیوٹر کا جدید استعمال

پہلا باقاعدہ کمپیوٹر 1940ء کی دہائی میں تیار ہوا تھا اس کے بعد آج تک اسے ترقی دینے کا عمل جاری ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جا سکے۔ اس کا سائز چھوٹے سے چھوٹا اور ساخت کے لحاظ سے سادہ ہو۔ آج شاید ہی کوئی شعبہ زندگی ایسا ہو جس میں اس کا استعمال نہیں ہو رہا۔ اب جو کمپیوٹر بنائے جا رہے ہیں ان کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور کم جگہ گھیرتے ہیں۔ اس طرح ان پر لاگت بھی کم آتی ہے۔ انہیں کام کرنے کے لئے کم توانائی درکار ہوتی ہے۔ جبکہ ان کے کام کرنے کی صلاحیت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ جیسے جیسے یہ صنعت ترقی کر رہی ہے اس کا استعمال بھی آسان سے آسان تر ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب نسبتاً چھوٹے اداروں بلکہ گھریلو ضرورتوں کے لئے بھی مائیکرو کمپیوٹر سے کام لیا جا رہا ہے۔

کمپیوٹر کا اصل استعمال تجارتی اداروں، صنعتوں، ہوائی کمپنیوں، طبی سائنس اور تحقیقی اداروں میں ہوتا ہے۔ جہاں اب بہت سے کام اس سائنسی ایجاد کی بدولت زیادہ آسانی اور زیادہ صحت کے ساتھ اور کم وقت میں ہونے لگے ہیں۔ اس کے علاوہ دفتروں اور لائبریریوں میں بھی کمپیوٹر سے کام لیا جانے لگا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جو ایک ہی ادارے کی متعدد شاخوں یا شعبہ جات کے تعاون سے انجام پاتے ہیں، کمپیوٹر یہاں بھی ہماری مدد کرتا ہے اور اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ مختلف جگہوں پر لگے ہوئے کمپیوٹرز کو ایک دوسرے سے ملا دیا جائے۔ اس کو ''کمپیوٹر نیٹ ورک'' کہا جاتا ہے۔

کمپیوٹر کا یہ جال ایک ہی عمارت کے مختلف حصوں کو بھی ملا سکتا ہے اور دنیا کے مختلف حصوں کو بھی۔ جس طرح آپ ٹیلیفون کے ذریعہ دور دراز کے کسی ملک میں بات کر سکتے ہیں اسی طرح آپ کمپیوٹر سے ای میل (Electronic Mail) کے ذریعے یا انٹرنیٹ (Internet) سے آسانی سے نہ صرف بات چیت کر سکتے ہیں بلکہ دنیا بھر کی مختلف لائبریریوں اور اداروں سے اپنی من پسند معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ میں انٹرنیٹ نے انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ معلومات دنیا کے ایک حصے سے دوسرے کی طرف اتنی تیزی سے سفر کرتی ہیں کہ تمام دنیا گویا آپ کے ہاتھ میں آ گئی ہو اور جو گلوبل ویلیج (Global Village) کا تصور ہے وہ اس کے ذریعے بھی پورا ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ یہ سب کچھ کمپیوٹر ہی کی بدولت ہوا ہے۔

کمپیوٹر کا استعمال اور بچے

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف بڑے ہی کمپیوٹر کو ہاتھ لگا سکتے ہیں اور استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے بلکہ کمپیوٹر بچوں کے لئے اتنا ہی کارآمد ہے جتنا بڑوں کے لئے۔ بلکہ اب تو برطانیہ میں نو ماہ سے دو سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے بھی خصوصی پروگرام آ گئے ہیں۔ ان کی تیاری میں ذہنی نشو و نما اور نفسیات کے ماہرین سے خاص طور پر مدد لی گئی ہے۔

کمپیوٹر کے بڑھتے ہوئے استعمال کی ایک وجہ یہ ہے کہ کمپیوٹر دفاتر سے نکل کر گھروں کے لاؤنج تک آ پہنچا ہے اور کمسن بچے بھی اس میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ اسی لئے سائنسدانوں کو بچوں کے لئے خصوصی سافٹ ویئر تیار کرنے کا خیال آیا۔ کمپیوٹر انڈسٹری کا دعویٰ ہے کہ 9 ماہ کا کوئی بھی بچہ اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ کی بورڈ (Key Board) استعمال کر سکتا ہے۔ نئے متعارف کرائے گئے سافٹ ویئر کو ''جمپ سپیڈ بے بی'' Jump Speed Baby کہا گیا ہے۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ اس سے بچے اس طرح سیکھیں گے جس طرح وہ کھلونوں اور کتابوں سے سیکھتے ہیں۔ بچے اسے اپنے والدین کی گود میں بیٹھ کر استعمال کر سکتے ہیں۔ مختلف بٹن دبانے سے سکرین پر رنگین کارٹون یا بہلانے والے جانوروں کی طرح کی شکلیں نمودار ہوں گی۔ یہ کردار گویا بچوں کے ساتھ دوستی کریں گے۔ طرح طرح کی آوازیں نکالیں گے اور بچے خوش ہو کر ان کی نقل کریں گے۔

بچوں کو اتنی کم عمر میں کمپیوٹر سے متعارف کرانے کے خلاف آواز بھی اٹھی ہے۔ لندن یونیورسٹی کے ایک استاد نے کہا ہے کہ بچہ کمپیوٹر سے کھیل تو سکتا ہے لیکن یہ جان نہیں سکتا کہ جو تماشے سکرین پر ہو رہے ہیں وہ کیوں ہو رہے ہیں اسے تو سادہ ترین انداز میں اور کھیل ہی کھیل میں سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن نفسیاتی ماہرین کی اس بارے میں جو بھی رائے ہو ایک اہم بات ہے اور وہ یہ کہ بچہ ہر چیز کی نقل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور بظاہر وہ کسی چیز کو نہ بھی سمجھ رہا ہو لیکن اپنے ذہن میں ضرور محفوظ کر رہا ہوتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہی معلومات جو اس نے بہت بچپن میں سیکھی ہوتی ہیں انہیں استعمال کر سکتا ہے اور وہ بچے جو بچپن سے کمپیوٹر استعمال کرتے آ رہے ہوتے ہیں ان بچوں سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں جنہوں نے اس مفید و سائنسی ایجاد کا نام تک سنا نہیں ہوتا۔ اس لئے ہمارے احمدی بچوں کو اس اہم ایجاد سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو اس سے تعلق پیدا کرنا چاہئے اور اس میدان میں ماہر بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بچوں کی زندگی میں کمپیوٹر کے بڑھتے ہوئے اثرات ان کی زندگی کے طور طریقوں، عادات، ضروریات، پسند ناپسند کے معیاروں میں کیا تبدیلی پیدا کریں گے ان خطوط پر بھی غور کیا جا رہا ہے اور مثبت نتائج پر پہنچنے کے لئے بھی ہمیں کمپیوٹر ہی کی ضرورت ہوگی۔

والدین کا فرض ہے کہ وہ کمپیوٹر استعمال کرنے والے بچوں پر کڑی نگرانی رکھیں۔ بند کمرے کی بجائے کھلی جگہ پر کمپیوٹر استعمال کرنے کی اجازت دیں۔ بچوں کو کمپیوٹر کا مثبت استعمال کرنے کی تلقین کریں اور گاہے بگاہے ان کو کمپیوٹر پر کام کرتے وقت چیک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کی تعلیم کے مطابق ہر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد سلمان سلمی صاحب

قادیان۔ کوچۂ جاناں

میرے دل و جاں اپنے رب کے شکر و امتنان کے جذبات سے پُر ہیں۔ میں کس زبان سے اس کا شکر ادا کروں جس نے مجھ جیسے کو بھی 2006ء کے آخر پر قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین کی زیارت کی توفیق بخشی۔

ہم نے قادیان دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گئے۔ جب ہم نے قادیان کی ارض مبارک پہ قدم رکھے تو ٹانگیں کپکپا رہی تھیں۔ دل لذت و سرور سے پُر تھا اور زبان سے بے اختیار حمد و ثنا کے جذبات پھوٹ رہے تھے۔ ہم جتنا عرصہ قادیان میں رہے، اک عجب پُرکیف کیفیت کے نشے میں رہے۔ بے بسی ہائے! محدود وقت ہمیں وہاں سے واپس تو لے آیا مگر ہمارے لیل و نہار ابھی بھی انہی دنوں کی یادوں سے عبارت ہیں اور ہر وقت یہ ہی کیفیت ہے کہ ع

پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

ہم قادیان پہنچے تو مقامی خدام نے ہمیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور ان خلوص کے پیکروں نے ہمارا سامان بھی خود ہی اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)۔ سامان رکھنے کے بعد سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کی۔

پھر کیا تھا وقت پر لگا کر اڑ گیا اور دو ہفتے خواب کی طرح بیت گئے۔ جب آنکھ کھلی تو منظر بدل چکا تھا۔ خیر! اگر یہ خواب تھا تو ایسے خواب پر بھی ہزاروں حقیقتیں قربان۔

جلسہ کی کیا ہی بات تھی۔ بڑا ہی پیارا ماحول تھا۔ ہر آنکھ میں محبت و الفت کے چراغ فروزاں تھے۔ مختلف رنگ و نسل کے لوگ باہم یک جان ہو رہے تھے۔ مسیح موعود کے یہ مہمان زبانوں کی نامانوسیت سے بے پرواہ باہم سراپا محبت ہو رہے تھے اور یہ متبسم چہرے زمانے کو بہت پیچھے لے گئے تھے۔ جلسہ کی تقاریر بہت ہی ایمان افروز تھیں اور جب حضور پُرنور کا جرمنی سے قادیان کے جلسہ کے لئے اختتامی خطاب نشر ہوا تو یوں لگا کہ جیسے آسمان سے روحانیت کی مے اتر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کو اپنے نور سے تاباں تر کرتا چلا جائے۔

قادیان کا ماحول بھی بڑا پاکیزہ و بابرکت تھا اور عبادات کے لئے بڑا ہی موزوں و سازگار۔ فضا میں روحانیت کی عجب لہریں تھیں۔ ہر دل خود بخود مائل بہ عبادت ہوا چاہتا تھا۔ نمازوں کے اوقات میں قادیان کا منظر بڑا دلربا ہوتا تھا لوگ کشاں کشاں بیوت الذکر کی طرف کھچے چلے جاتے تھے۔ ...... واہ جی واہ ...... سبحان اللہ قادیان کے کیا کہنے۔ جس نے قادیان نہ دیکھا اس نے کیا دیکھا!

بہشتی مقبرہ، بیت مبارک، بیت اقصیٰ، بیت الدعا، بیت الفکر، دارالمسیح، جامعہ احمدیہ، حضرت خلیفہ اول کی حویلی اور بہت سے مقدس مقامات کا دیدار کیا بس اور کیا کہوں ...... ہم تو آنکھ کی قیمت وصول کر آئے اور اگر پیارے آقا کو ایک جھلک دیکھنا نصیب ہو جاتا تو بخدا سانس کی قیمت بھی وصول ہو جاتی۔ جب قادیان میں تھا تو سیدنا حضرت مسیح موعود کا یہ عربی شعر دل کی گہرائیوں سے بار بار نکلتا تھا۔

یحب جنانی کل ارض وطئتہا
فیا لیت لی کانت بلادک مولدا

ترجمہ: اے میرے محبوب! میرا دل ہر اس قطعہ ارض پہ فدا ہے جہاں جہاں تیرے قدموں نے عنایت کی ہے۔ اے کاش تیرا وطن میری جنم بھومی ہوتا۔

ہم نے عید بھی قادیان دارالامان میں کی۔ ویسے تو وہاں ہمارا ہر لمحہ ہی عید تھا اس پہ مستزاد یہ عید......

بس اب قلم یادوں کی یلغار سے ہاتھ پہ بوجھ بنتا جا رہا ہے اور دل پہ یہ جذبات کہ اللہ تعالیٰ ربوہ کی فضا کو بھی اس نور و عطر سے منور و معطر کر دے جس کے لئے ہزاروں دل ہمہ تن دعا ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب تقسیم انعامات

سہ ماہی سوم سال 07-2006

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 30۔اگست 2007ء بعد از نماز عصر بمقام ایوان محمود اپنی سہ ماہی سوم سال 07-2006 کی تقریب تقسیم انعامات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز استاد جامعہ احمدیہ تھے اس پروگرام میں ربوہ بھر سے 600 اطفال نے شرکت کی۔تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد محترم ذیشان ظفر اللہ صاحب نائب ناظم اطفال مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کی جس میں دوران سہ ماہی مختلف شعبہ جات میں حسن کارکردگی کا تفصیل کے ساتھ جائزہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔امسال سہ ماہی سوم میں اول، دوم، سوم پوزیشنز بالترتیب حلقہ نصیر آباد سلطان، حلقہ بشیر آباد اور حلقہ دارالصدر شمالی ہدیٰ نے حاصل کیں۔اسی طرح مقابلہ بلاکس میں اول پوزیشن بلاک لیڈر صدر(ب) بلاک مکرم احسان احمد صاحب نے اور دوم پوزیشن بلاک لیڈر نصر بلاک مکرم منیب احمد صاحب نے حاصل کی۔تقسیم انعامات کے بعد مکرم عمر فاروق صاحب ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے اختتامی کلمات ادا کئے اور مہمان خصوصی، مہمانان گرامی اور تمام حاضرین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔مکرم مہمان خصوصی نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

سانحہ ارتحال

۞ محترمہ مسرت اسلم صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری خوشدامن محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب مرحوم مورخہ 24 جولائی 2007ء کو فضل عمر ہسپتال میں بعمر 70 سال انتقال کر گئیں ہیں۔آپ کی نماز جنازہ اگلے روز دارالفتوح شرقی میں بعد نماز ظہر مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر محلہ دارالفتوح شرقی ربوہ نے دعا کروائی۔آپ نے اپنی یادگار 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

ولادت

۞ مکرم نذر محمد صاحب کھوکھر دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ محمد نصر اللہ جان صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 20۔اگست 2007ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی اجازت دیتے ہوئے عطیۃ الرحمٰن نام عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم ارشاد عالم آفتاب صاحب آف رچنا ٹاؤن لاہور حال ربوہ کی نواسی اور مکرم ملک فضل داد صاحب کھوکھر آف گجرات اور مکرم حکیم فیروز دین صاحب مرحوم کی نسل میں سے ہے۔احباب جماعت سے بچی کے خادمہ دین، خادمہ خلافت، نافع الناس ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

۞ مکرم محمد داؤد صاحب (ر) سٹیشن ماسٹر حال دارالصدر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5 جولائی 2007ء کو خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم طاہر رمیض صاحب مقیم امریکہ کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔عزیز نومولود کا نام آعیان رمیض تجویز ہوا ہے۔نومولود مکرم عبدالحمید احمد صاحب النعمت ریسٹورنٹس نیو یارک کا نواسہ ہے۔احباب سے عزیز کے نیک، خادم دین، باعمر اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

۞ مکرم عبدالستار صاحب دہلوی دارالیمن وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم راشد نعمان صاحب و مکرمہ عطیہ ناز صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 3۔اگست 2007ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔بچی کا نام طاہرہ شفاء تجویز ہوا ہے۔نومولودہ مکرم شیر محمد صاحب مرحوم خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نسل سے اور ڈاکٹر یعقوب احمد ساجد صاحب سیکرٹری مال بادامی باغ کی نواسی ہے۔احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو فرمانبردار نیک خادم دین اور صحت والی لمبی زندگی سے نوازے۔آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سرگودھا نے درج ذیل انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔بی ایس سی آنرز ایگریکلچر، ایم اے ایجوکیشن، ایم ایس۔ایڈ، ایم۔ایڈ، بی ایڈ، بی ایس ایجوکیشن، ایم اے انگلش، بی ایس انگلش، بی ایس فائن آرٹس، ایم اے ہسٹری، بی ایس ہسٹری، ایم اے انٹرنیشنل، ریلیشنز، ایم اے پولیٹیکل سائنس، بی اے ایل ایل بی (پانچ سالہ) ایم اے کمیونیکیشن سٹڈیز، بی ایس کمیونیکیشن سٹڈیز، ایم ایس سی سائیکالوجی، بی ایس سائیکالوجی، ایم اے سوشل ورک، بی ایس سوشل ورک، ایم اے اسلامک سٹڈیز، بی ایس اسلامک سٹڈیز، ایم اے اردو، بی ایس اردو، ایم بی اے، ایم بی اے ایگزیکٹو بی بی اے، ایم ایس اکنامکس، بی ایس اکنامکس، ایم فل اکنامکس، پی ایچ ڈی اکنامکس، بی ایس باٹنی، بی ایس زوآلوجی، بی ایس کیمسٹری، ایم ایس سی کیمسٹری، ایم (آئی ٹی) ایم ایس سی ایس، بی ایس سی ایس، بی ایس آئی ٹی، بی ایس فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ایم ایس سی میتھ میٹکس، بی ایس میتھ میٹکس، ایم ایس سی فزکس، بی ایس فزکس، بی ایس سٹیٹسٹکس۔درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2007ء ہے۔مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی کی ویب سائٹ اور فون نمبر پر رابطہ کریں۔

www.uos.edu.pk

048-9230802-048-9230811

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد نے درج ذیل ماسٹرز ڈگری پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔باٹنی، کیمسٹری، انڈسٹریل کیمسٹری، کمپیوٹر سائنس انوائرنمینٹل سائنس، ہوم اکنامکس میتھ میٹکس، فزکس، سٹیٹسٹکس، زوآلوجی، اپلائیڈ سائیکالوجی، اپلائیڈ لنگوئسٹکس اکنامکس، ایجوکیشن، انگلش، جیوگرافی، ماس کمیونیکیشن، پاکستان سٹڈیز، سوشیالوجی، ایم بی اے (بینکنگ اینڈ فنانس، بزنس ایڈمنسٹریشن، مارکیٹنگ، فنانس) کامرس، انڈسٹریل مینجمنٹ، پبلک ایڈمنسٹریشن عربی اسلامک سٹڈیز، اردو، ایل ایل بی (تین سالہ پروگرام)

درخواست فارم اور پراسپکٹس 3 ستمبر 2007ء سے دستیاب ہیں اور داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 ستمبر 2007ء ہے۔مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.gcuf.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم گلریز مختار صاحب گلاسکو یو۔کے کا بیٹا شیخ عمیر احمد ایک مہینہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

شجاعت، شوکت ملاقات، بے نظیر کی شرائط

حضرت مولانا محمد امیر صاحب آف آسام رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت اندازاً 1854ء

وفات 3 ستمبر 1950ء بعمر 96 سال

حضرت مولانا صاحب علاقہ آسام میں احمدیت کے ستون اور بڑے جوشیلے مخلص اور بہادر احمدی تھے۔حضرت مسیح موعود کا 1885ء میں اشتہار جو انگریزی اور اردو میں شائع ہوا تھا حضرت امام الواعظین مولوی غلام امام صاحب منی پور کے ذریعہ آپ کے ہاتھ لگا اشتہار کا پڑھنا تھا کہ آپ کا چہرہ روشن ہو گیا اور آپ نے بلاتامل بیعت کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ دیا۔اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں مدت سے مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کا منتظر تھا کیونکہ مجھے تفہیم ہوئی تھی کہ یہ زمانہ امام الزمان کے نزول کا متقضی تھا۔میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مسیح موعود کا ظہور میری زندگی میں ہوا اور ان کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

رب جلیل کے قائم کردہ پاک سلسلہ میں شامل ہونے کے بعد آپ پر مصائب کے بادل چھا گئے اور آپ کو زمانہ دراز تک دنیاوی مشکلات اور صعوبتوں کو برداشت کرنا پڑا مگر آپ ہر ابتلاء پر ثابت قدم رہے اور ہر فتنہ کے موقع پر نہ صرف یہ کہ آپ خود ایک مضبوط چٹان کی طرح حق و صداقت پر قائم رہے بلکہ اپنے وعظ و دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں قریباً دو سو اشخاص کو تحریک احمدیت سے وابستہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔

حضرت مولوی صاحب ایک عالم متبحر تھے۔قرآن کریم سے ان کو عشق تھا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کو فہم قرآن کا ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔مشکل سے مشکل مقامات کو دعاؤں کے ذریعہ حل کر لیتے تھے اور سلسلہ کے بعض بزرگوں کی تفاسیر سے توارد ہو جاتا تھا۔عمر کے آخری دو سال میں آپ کی بینائی بالکل کمزور ہو گئی تھی اور مطالعہ ناممکن ہو گیا تھا پھر بھی اخبارات سلسلہ اور تازہ تالیفات و تصنیفات اپنی بیٹیوں سے سنا کرتے تھے۔درثمین سے تو آپ کو ایک بے نظیر عشق تھا۔بصارت کی کمزوری کے اس زمانے میں بھی درثمین آپ کے تکیہ کے نیچے رکھی رہتی تھی۔آنکھوں پر زور ڈال کر اشعار یاد کرنا آپ کا محبوب شغل تھا۔اکثر فرمایا کرتے تھے کہ درثمین میری کمزوری کے لئے ٹانک اور میری بیماری کے لئے دوا اور روحانی غذا ہے۔آخری دنوں میں بار بار وقت پوچھا کرتے تا کہ کوئی نماز فوت نہ ہو جائے یہاں تک کہ آخری رات تہجد اشارے سے پڑھی۔

آپ رویا صالحہ کی نعمت سے بھی مستفیض تھے اور تعبیریں بتایا کرتے تھے اور صاحب الہام بھی تھے۔گو وہ اپنے الہاموں کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 252)

آوارگی قوموں کو تباہ کر دیتی ہے۔

خبریں

نہ ماننے کا فیصلہ مسلم لیگ (ق) کے صدر چودھری شجاعت حسین اور وزیراعظم شوکت عزیز کے درمیان ہونے والی ملاقات میں ملک کی مجموعی سیاسی صورتحال اور بے نظیر بھٹو کے ساتھ صدارتی ٹیم کے مذاکرات کے معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیراعظم اور مسلم لیگی صدر نے اس بات پر اتفاق کیا کہ صدر پرویز مشرف کے موجودہ اسمبلیوں سے ہی دوبارہ انتخاب کیلئے بھرپور مہم چلائی جائے گی اور بے نظیر بھٹو جو شرائط پیش کر رہی ہیں انہیں قبول نہیں کیا جانا چاہئے کیونکہ مشروط بات چیت پر حکمران جماعت کے کئی ارکان کے تحفظات موجود ہیں۔

کسی کو وردی کے حوالے سے کوئی مطالبہ کرنے کا حق نہیں وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ضلعی حکومتیں توڑنے کا مطالبہ کرنے والی پیپلز پارٹی خود ٹوٹ جائے گی۔ صدر وردی کے بارے میں خود فیصلہ کریں گے اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ وردی کے حوالے سے کوئی مطالبہ کرے۔ شریف برادران سعودی عرب کو ناراض کر کے اور اپنی کمٹمنٹ توڑ کر وطن واپس آتے ہیں تو اس سے (ق) لیگ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

نواز شریف کو اسلام آباد پہنچتے ہی حکومت کے فیصلے سے آگاہ کر دیا جائے گا وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات محمد علی درانی نے کہا ہے کہ نواز شریف کو اسلام آباد پہنچتے ہی حکومتی فیصلے سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ حکومت دیگر معاملات کی طرح اس معاملے پر بھی آئین اور قانون سے ماورا کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔

ملک بھر کے 70 فیصد پٹرول پمپ بند، ٹریفک جزوی جام آل پاکستان پٹرولیم ڈیلرز ایسوسی ایشن کی جانب سے کمیشن کم کئے جانے کے خلاف ہڑتال کی اپیل پر لاہور سمیت ملک بھر کے 70 فیصد پٹرول پمپ بند رہے جس سے ٹریفک کا پہیہ جزوی طور پر جام ہو کر رہ گیا۔ ایک طرف مسافروں کو آمدورفت میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو دوسری طرف ہڑتال نہ کرنے والے 30 فیصد پٹرول پمپ صارفین سے من مانے نرخ وصول کرتے رہے۔ اس صورت حال پر تمام ٹرانسپورٹروں نے بھی پٹرول پمپس ایسوسی ایشن کے مطالبات فوری پورے کرنے کی اپیل کی ہے۔

58-2B ختم ہو گی نہ وردی اترے گی صدر جنرل پرویز مشرف کی زیر صدارت راولپنڈی میں اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا جس میں چودھری شجاعت حسین، نصر اللہ دریشک، وزیر مملکت طارق عظیم اور چاروں وزرائے اعلیٰ نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران صدر مشرف نے کہا کہ وہ فی الحال وردی نہیں اتاریں گے اور اگر بے نظیر بھٹو 58-2B اور وردی کے معاملے پر لچک نہیں دکھاتیں تو صدر بھی لچک نہیں دکھائیں گے۔ چودھری شجاعت حسین نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ دوسرے آپشن کے طور پر متحدہ مجلس عمل سے بات شروع کی جائے اور اس کیلئے مولانا فضل الرحمٰن سے رابطے کی اجازت دی جائے اس تجویز پر تفصیلی غور کے بعد یہ حکمت عملی طے کی گئی کہ بے نظیر بھٹو کو آخری پیغام بھیجا جائے گا اور اگر ان سے مذاکرات کامیاب نہیں ہوتے تو ایم ایم اے سے رابطہ کیا جائے گا۔ حکومت کی ایک ٹیم اہم سیاسی قوتوں سے ملاقات کیلئے لندن روانہ ہو رہی ہے۔

یوٹیلیٹی سٹورز پر رمضان پیکج میں اشیائے خورونوش کی قیمتیں متعین وزیراعظم شوکت عزیز کے اعلان کردہ رمضان پیکج کے تحت رمضان کے دوران ملک بھر کے یوٹیلیٹی سٹوروں پر کھجور 48، چاول 45 اور بیسن 40 روپے کلو فروخت ہو گا۔ دال چنا 29، مونگ، ماش 57، چینی 25 روپے کلو فروخت ہو گی جبکہ آٹے کا تھیلہ 240 روپے میں دستیاب ہو گا۔

ولادت

مکرمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ کراچی تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بیٹی مکرمہ عظمیٰ عامر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عامر محمود صاحب کاہلوں مقیم سپین کو مورخہ 18۔ اگست 2007ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ بچی مکرم چوہدری رشید محمود صاحب کاہلوں لاہور کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اکرم چٹھہ صاحب کراچی کی نواسی اور مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے نیک و صالحہ خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب یکم ستمبر

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:33

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن واپڈا امین روڈ گلشن راوی لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر روڈ فاروق ایونیو آخری شاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کیلئے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
مطب حمید (رجسٹرڈ)
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571 Fax:+92-55-3894271
E-mail: mata_e_hameed@hotmail.com
E-mail: mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail: matahameed@hotmail.com

C.P.L 29-FD

ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
حب جدوار
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR
Ph:047-6212434 Fax:6213966

SUZUKI
MINI MOTORS
Authorised Dealer:
PAK SUZUKI MOTOR CO.LTD
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel.:5873197-5873384-5712119 Fax:5713689

ضرورت سٹاف
ہماری فیکٹری میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں ضرورت مند اور تجربہ کار افراد فوری رابطہ کریں
(1) اکاؤنٹنٹ۔ بی کام + کمپیوٹر جانتا ہو۔
(2) آفس اسسٹنٹ۔ F.A
(3) پریس مین
(4) ڈائی فٹر
(5) ڈرائیور (پڑھنا لکھنا جانتا ہو۔ تجربہ کم از کم 5 سال (LTV))
(6) خراد یئے
(7) ہیلپر
(8) گھریلو ملازم (جو کھانا پکانا اور گھریلو کام جانتا ہو)
طالب دعا: میاں عبداللطیف، میاں عبدالماجد
میاں بھائی (پنکھا سازی میکر)
کوٹ شہاب دین نزد الفرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
فون: 042-7932514-5-6 Fax:042-7932517

Your Child's Promising Future
یونیق سکالرز اکیڈمی۔ کمپیوٹرائزڈ۔ انگلش میڈیم
نرسری تا 10th
داخلہ سمیسٹر سسٹم
ہر 4 ماہ بعد
اگست، دسمبر اور مارچ میں
KGI اور KGII پلے گروپ میں داخلہ کی ابتدائی عمر 3 سال تا $4\frac{1}{2}$ سال
کوالیفائیڈ اور سبجیکٹ سپیشلسٹ ٹیچرز
وقف نو اور کمپیوٹر کی لازمی تدریس
62-61 شکور پارک ربوہ فون آفس 0334-6201923-0333-8988158 رہائش 047-6211113

WL
WoodLinx International

Solid Wood Flooring Laminate Flooring
Doors & Kitchens
(Imported From Indonesia)
Lahore Office:
53-Bank Square Market
Model Town, Lahore
Ph: 042-5837025,5843291
Fax:0092-42-5410421
E-Mail: itraf@ewoodlinx.com
Itraf Ahmad
Director
Karachi Office:
51-D Commercial Area 'A'
Phase II, DHA Karachi
Ph:0092-21-5384582
Fax:0092-21-5391876
Awww.ewoodlinx.com